میرزا ادیب کی شخصیت خطوط کے آئینے میں

ثمینہ علیم

ABSTRACT

Letter writing is an old tradition in Urdu language. Meerza Adeeb's writing style is conversational which reveal many secret parts of his life. This tradition is still in practice. A very short number of his letters were available after his death which were given away to "GCUL". There are few letters not onely reflects many aspects of his personality,but also his deep relations with renowned scholars of his time.

"Bano Quddsiya" and "Tabish Dehalwi" wrote letters of "Meerza" in which they paid tribute to him on services for the revival of Urdu literature. He was high decent fellow with whom people like to share their suffering and affairs. His letters are also important from historical point of view.

He also wrote letters to his daughter "Naghma Adeeb" which highilghts his personal life as a loving and caring father. We also find literary information from his letters. No doubt his letters to his predecessors are very important from literary as well as historical point of view.

اردو زبان وادب میں مکتوب نگاری کی روایت بہت پرانی ہے۔ قدیم مکتوب نگار، مکاتیب میں مشکل اسالیب کے ذریعے مکتوب الیہہ کو متاثر کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ میرزا غالب اردو ادب کے پہلے مکتوب نگار ہیں جن کے مکاتیب پر گفتگو کا گماں گزرتا ہے۔ علاوہ ازیں ان کے نجی خطوط ان کی علمی وادبی زندگی کے بہت سے گوشوں کو بے نقاب کرتے ہیں۔ ان کے بعد خطوط نگاری کی ایک طویل روایت موجود ہے۔ بیسویں صدی میں جن شخصیات کے خطوط کو علمی وادبی سطح پر قبول عام کی سند ملی ان میں ابوالکلام آزاد، علامہ اقبال، مولوی عبدالحق اور نیاز فتح پوری کے خطوط شامل ہیں۔ موجود دور کے اہم خطوط نگاروں میں مشفق خواجہ، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر فرمان

فتح پوری، داؤدرہبر، ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی اور مولانا حامد خاں کے نام قابل ذکر ہیں۔مکتوب نگاری کے حوالے سے ایک اہم نام میرزاادیب کا بھی ہے۔''ادب لطیف'' کی ادارت کے دوران ان کے نامور ادیبوں سے رابطے رہے۔ادارت سے الگ ہونے کے بعد بھی ان کے رابطے بحال رہے اوروہ اپنے احباب سے خط وکتابت کر کے اپنی تنہائی کامداوا کرتے رہے۔

میرزاادیب کے اپنے لکھے ہوئے خطوط بہت کم تعداد میں دستیاب ہیں جب کہ ان کے نام مشاہیر کے جو خطوط آتے ہیں وہ ان کے پاس محفوظ تھے۔ان کی وفات کے بعد ان کے خطوط کا ذخیرہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہورکو دے دیا گیا۔گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی لائبریری میں میرزاادیب کے خطوط بنام مشاہیر محض تعداد میں نو(۹) ہیں جب کہ مشاہیر کے خطوط بنام میرزاادیب ایک ہزار اڑتیس(۱۰۳۸) کی تعداد میں ہیں۔میرزاادیب کو بعض مشاہیرادب نے انگریزی میں خطوط لکھے۔مذکورہ لائبریری میں ان کی تعداد پچپن(۵۵) ہے۔ان کے چار خطوط ادبی رسالہ''سویرا'' میں ریاض احمد کے نام بھی شائع ہوئے ہیں جن کی نوعیت ادبی ومعلوماتی ہے۔ان کے نجی خطوط بنام نغمہ ادیب کے تعدادتقریباتیس(۳۰) ہے۔(۱)

ان کے کچھ خطوط ڈاکٹر تحسین فراقی کے نام بھی ہیں۔(۲)

الحمرا آرٹ کونسل کی جانب سے بھی ان کے نام خطوط لکھے گئے ہیں۔ان کے دوسوبیانوے(۲۹۲)خطوط پر مشتمل مکاتیب کا مجموعہ''مشاہیر ادب کے خطوط___ میرزاادیب کے نام'' سے شائع ہوا ہے۔اس مجموعے میں ان مشاہیر ادب کے خطوط شامل ہیں جو ادبی افق پر کسی نہ کسی حیثیت سے ستارے بن کر روشنی پھیلاتے رہے۔ان مکاتیب میں جہاں میرزاادیب کی شخصیت کے حوالے سے بہت سے حقائق سامنے آتے ہیں وہیں اپنے عہد کے نامور ادبا سے ان کے گہرے مراسم پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔

میرزاادیب کے نام ایک خط میں بانو قدسیہ ان کےفن کوخراجِ تحسین پیش کرتے ہوئےلکھتی ہیں:

> ''ہمیشہ پابہ رکاب ادیب میرزاادیب ہیں۔وہ لاکھ کسرِنفسی سے کام لیں کہ وہ تو مٹی کا دیا ہیں لیکن اس دیے کا نہ تو کبھی تیل کم پڑا ہے ، نہ لاٹ دھندلائی ہے نہ ہی روشنی کم ہوئی ہے......زیادہ اندھیرے کے دور میں یہ بجلی کی طرح جلتے ہیں۔چاندنی رات مین یہ شبہ ہوتا ہے کہ گیس کا ہانڈا جل رہا ہے ۔رات کے پچھلے پہراایسی لالٹین چلتی پھرتی ہے جو بھولے بھٹکوں کوراستہ دکھائے......انہیں اپنے کلچر سے اتنی محبت ہے کہ موتیے کا پھول دھاگے میں پروکر وہ قاری کے گلے میں ڈالتے ہیں۔''(۳)

ان کے علمی وادبی رتبے کےحوالے سے ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی لکھتے ہیں:

> ''آپ نے اردوادب کی جوخدمت کی ہے۔ہم اسے چاہیں بھی تو فراموش نہیں کرسکتے۔آپ نے اردوادب میں تقریباً ہرصنفِ ادب میں اپنے نقوش چھوڑے ہیں۔''(۴)

تابش دہلوی کے ساتھ بھی میرزاادیب کے بڑے گہرے مراسم تھے۔انھوں نے بھی میرزاادیب کے علمی وادبی مقام

ومرتبے کا بڑے کھلے دل سے اعتراف کیا ہے۔ ذیل کا اقتباس دیکھیے:

> ''آدمی فنا ہو جاتا ہے مگر اس کے نیک کام زندہ رہتے ہیں۔ آپ یقیناً قلم کے دھنی ہیں اور اس کا اعتراف بھی کیا گیا ہے اور انشااللہ آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔''(۵)

بڑے بڑے نامور ادبا ان کی ذات پر گہرے اعتماد کا اظہار کرتے تھے۔ اس کی وجہ میرزا ادیب کا خلوص، اپنائیت اور محبت تھی جس کی بدولت وہ دوسروں کے دلوں میں گھر کر لیتے تھے۔ اس حوالے سے اشفاق احمد کا خط خصوصی اہمیت کا حامل ہے جو انھوں نے میرزا ادیب کے نام لکھا۔ ذیل میں اقتباس دیکھیے:

> ''یوں تو زندگی میں بہت کچھ ملا۔ لیکن سب سے بڑی دولت آپ جیسے محبت کرنے والوں کے سلوک کی ملی۔ ایک بات جو آپ کے کان میں بتاتا ہوں کہ میں مالی طور پر آسودہ حال نہیں ہوں جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اگر میرے والد کے ترکہ سے مجھے میرا حصہ مل جائے تو میں تو نگر ہوں۔ لیکن اس کا فیصلہ ابھی تک میرے بڑے بھائیوں نے نہیں کیا۔ انیسواں سال جا رہا ہے۔ شاید اس مرتبہ مہربانی ہو جائے۔ ایسا ہو گیا تو مجھے اور بانو کو بہت زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ نہ ہو سکا تو وہ بھی ٹھیک ہے۔ اللہ کا بڑا فضل ہے''(۶)

میرزا ادیب اتنے عالی ظرف تھے کہ دوسروں کو مشکل میں دیکھ کر خود بھی اس تکلیف کو محسوس کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہم عصر ادیب ''دل کے داغ'' دکھانے کے لیے انھیں موزوں ترین ہستی سمجھتے تھے۔ اس حوالے سے حمید اختر کے خط کا اقتباس بڑی اہمیت کا حامل ہے:

> ''میں گزشتہ ایک برس سے اپنی زندگی کے مشکل ترین دور سے گزر رہا ہوں۔ میرے پاس پیسے ویسے تو کبھی نہیں تھے مگر گزارہ بہرحال چلتا رہا۔ یہ حالت کبھی نہیں ہوئی تھی جس سے ان دنوں دو چار رہا ہوں۔ مساوات میں سال سوا سال کام کیا، سات ماہ کی تنخواہ نہیں ملی اور ملنے کی امید بھی نہیں۔ کام کوئی نہیں ہے۔ سیمنٹ سے کچھ رقم مل جاتی تھی وہ بھی دس بارہ ماہ سے بند ہے۔ غرضیکہ آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں اور اخراجات ہیں کہ بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ مجھے تو مکان کا کرایہ ہی مار دینے کے لیے کافی ہے۔ خیر کیا کیا جائے؟''(۷)

میرزا ادیب کے خطوط تاریخی نکتہ نظر سے بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کے نام بعض خطوط میں ان کے عہد کے ادبی مسائل بھی زیر بحث آئے ہیں۔ اس حوالے سے خاطر غزنوی کے خط کا درج ذیل اقتباس لائق توجہ ہے:

> ''آپ کا خط مل گیا۔ یہ ادراک والے بچے ہیں۔ نیا نیا شوق چرایا ہے پرچہ نکالنے کا۔ اس لیے انہیں معاف کر دیں کہ ثابت قدمی ان کا شیوہ نہیں۔ مشہور ہونے کے لیے ایک سمت کا انتخاب نہیں۔ ہر راہرو کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ ہر سمت بھاگتے ہیں۔
> ''پہچانتے نہیں ہیں ابھی راہرو کو یہ''(۸)

اردو ادب ہمیشہ دھڑے بندیوں کا شکار رہا ہے۔ جس سے میرزا ادیب جیسے شریف النفس ادیبوں کو ہمیشہ نقصان پہنچا

ہے۔اس حوالے سے میرزا ادیب نے ڈاکٹر رشید امجد کو ایک خط لکھا۔ڈاکٹر رشید امجد جواباً لکھتے ہیں:

''آپ نے جس گروہ بندی کی طرف اشارہ کیا ہے اس کا دائرہ اب بہت پھیل گیا ہے۔نقصان یہ ہوا کہ معیار ختم ہوگیا ہے۔صرف گروہ بندیوں کے حوالے سے تخلیقات چھپتی ہیں۔ بلکہ یہاں تک کہ مدیر صاحب کسی کا ناراض نہیں کرنا چاہتے کہ مبادا وہ شخص دوسرے گروہ میں نہ چلا جائے۔''(۹)

میرزا ادیب نے جو خطوط اپنی عزیز بیٹی نغمہ ادیب کے نام لکھے ہیں۔وہ ان کی نجی زندگی کو ظاہر کرتے ہیں۔وہ جتنے فراغ دل ادیب تھے اتنے ہی مشفق باپ بھی تھے۔اپنی اولاد کو وہ رگ جاں سے قریب تر رکھتے تھے۔اس حوالے سے ان کے خطوط شاہد ہیں۔ذیل کا اقتباس ان کی پدرانہ محبت و شفقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

''میرا خط مل چکا ہوگا۔یہ ایک باپ کا خط بیٹی کے نام۔اس باپ کا خط جسے اپنی بیٹی بہت ہی عزیز ہے۔جان کے برابر عزیز''(۱۰)

ایک اور خط میں لکھتے ہیں:

''تم ایک بیٹی ہو اور بیٹی بھی ایسی ہرگز نہیں بہت پیار دینے والی،سب کا خیال رکھنے والی خدا کی قسم مجھے تمہاری ذات پر فخر ہے۔''(۱۱)

میرزا ادیب کی علمی و ادبی زندگی کے حوالے سے بعض معلومات ان کے خطوط سے ملتی ہیں۔مثلاً مالدیپ کی آرٹ کونسل ان کا ڈرامائی مجموعہ''پس پردہ'' اپنی مقامی زبان میں چھاپنے کی اجازت چاہتی تھی جو کہ میرزا ادیب نے بخوشی دے دی تھی (۱۶۵)۔اسی طرح ان کا ڈراما''خاک نشین'' پشاور یونیورسٹی کے ایم۔اے اردو کے نصاب میں شامل رہا ہے اس کا تذکرہ انھوں نے نغمہ ادیب کے نام ایک خط میں کیا ہے۔ذیل کا اقتباس دیکھیے:

''ایک چھوٹی سی خبر یہ ہے کہ میرا ڈراما''خاک نشین'' پشاور یونیورسٹی نے ایم۔اے اردو کے نصاب میں شامل کرلیا ہے۔''(۱۲)

علاوہ ازیں وہ الحمرا آرٹ کونسل کے لیے بعض ڈراموں کے سکرپٹ کا تجزیاتی مطالعہ بھی کرتے تھے۔اس حوالے سے الحمرا آرٹ کونسل کے اکاونٹس آفیسر مصباح الرشید کے تین خطوط دستیاب ہوئے ہیں۔جن میں ان ڈراموں کے عنوان''وہ کیا بات ہے''،''لکی مین''اور''غلام بیگم بادشاہ'' درج ہیں۔(۱۳)

گویا میرزا ادیب کے خطوط اور ان کے نام مشاہیر ادب کے خطوط سے ان کی زندگی کا ایک بہترین خاکہ مرتب کیا جاسکتا ہے۔جس کی نوعیت علمی و ادبی ہونے کے ساتھ ساتھ یقیناً تاریخی بھی ہوگی۔

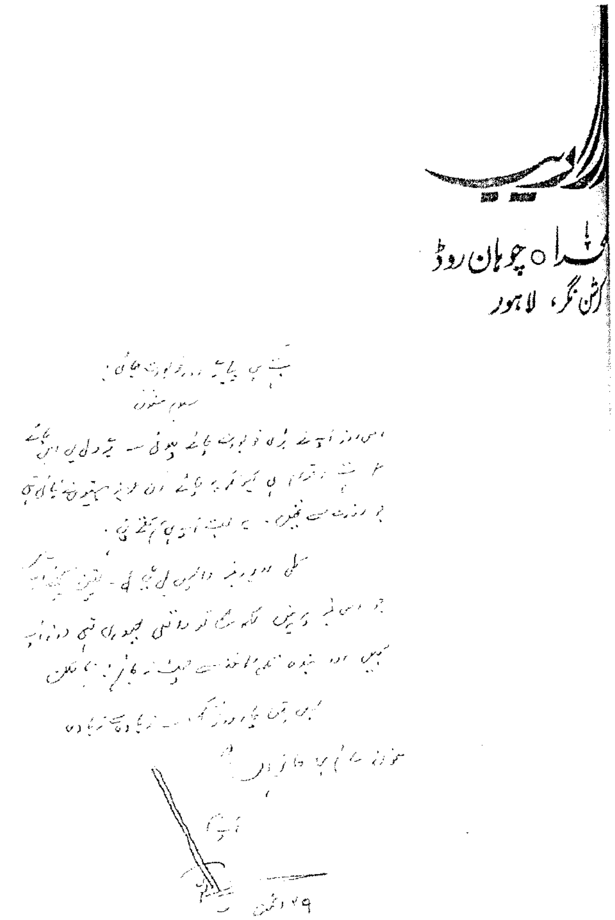
چوہان روڈ
کرشن نگر، لاہور

محمد طفیل۔۔۔ مدیر نقوش کے نام

میرزا ادیب
لالہ صحراہ چوہان روڈ
کرشن نگر، لاہور

بہت ہی پیارے اور خوبصورت بھائی!

سلامِ مسنون

اس روز آپ نے بڑی خوبصورت چائے پلائی۔ میرے دل میں اس چائے کا بہت احترام ہے کیونکہ یہ چائے ان عزیز ہستیوں نے بنائی تھی جو روزے سے تھیں۔ یہ محبت آپ ہی کے......

کل لاہور نمبر واپس مل گیا ہے۔ یقین کیجیے اب تک جو اس نمبر پر نہیں لکھ سکا تو واقعی مجبوری تھی ورنہ آپ کہیں اور بندہ قلم کاغذ سے چمٹ نہ جائے۔ ناممکن بس تین چار روز تک ـــــ زیادہ سے زیادہ مضمون لے کر ہی حاضر ہوں گا۔

آپ کا

میرزا ادیب

۲۹ اگست ۱۹۷۷ء

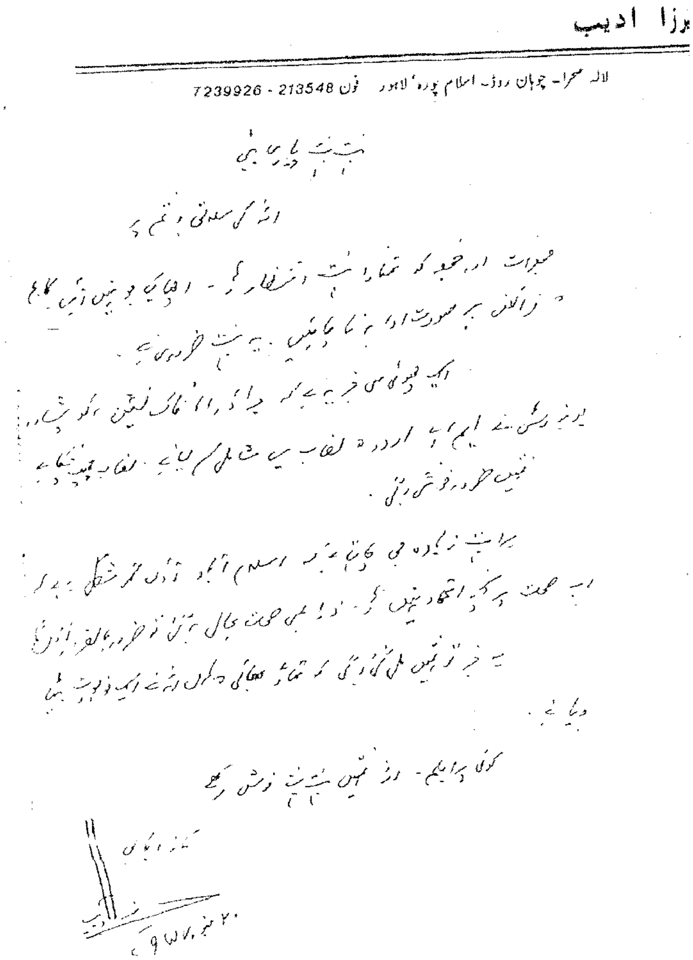

نغمہ ادیب کے نام خطوط

میرزا ادیب

لالہ صحرا۔ چوہان روڑ، اسلام پورہ، لاہور۔فون:7239926-213548

بہت بہت پیاری بیٹی

اللہ کی سلامتی ہو تم پر

جمعرات اور جمعہ کو تمہارا بہت انتظار رہا۔اچھا کیا جو نہیں آئیں۔کالج کے فرائض بہرصورت ادا کرنا چاہیں۔ یہ بہت ضروری ہے۔

ایک چھوٹی سے خبر یہ ہے کہ میرا ڈراما ''خاک نشیں'' کو پشاور یونیورسٹی نے ایم۔اے اردو کے نصاب میں شامل کرلیا ہے۔نصاب چھپ چکا ہے۔تمہیں ضرور خوشی ہوگی۔

میرا بہت زیادہ جی چاہتا ہے کہ اسلام آباد آؤں مگر مشکل یہ ہے کہ اب صحت پر کچھ اعتماد نہیں رہا۔ ذرا بھی صحت بحال ہوئی تو ضرور بالضرور آؤں گا۔ یہ خبر تو تمہیں مل گئی ہوگی کہ تمہارے بھائی کے ہاں اللہ نے ایک خوبصورت بیٹا دیا ہے۔

کوئی پرابلم؟ اللہ تمہیں بہت بہت خوش رکھے۔

تمہارا اباجی

میرزا ادیب

۲۰ جنوری ۱۹۳۳ء

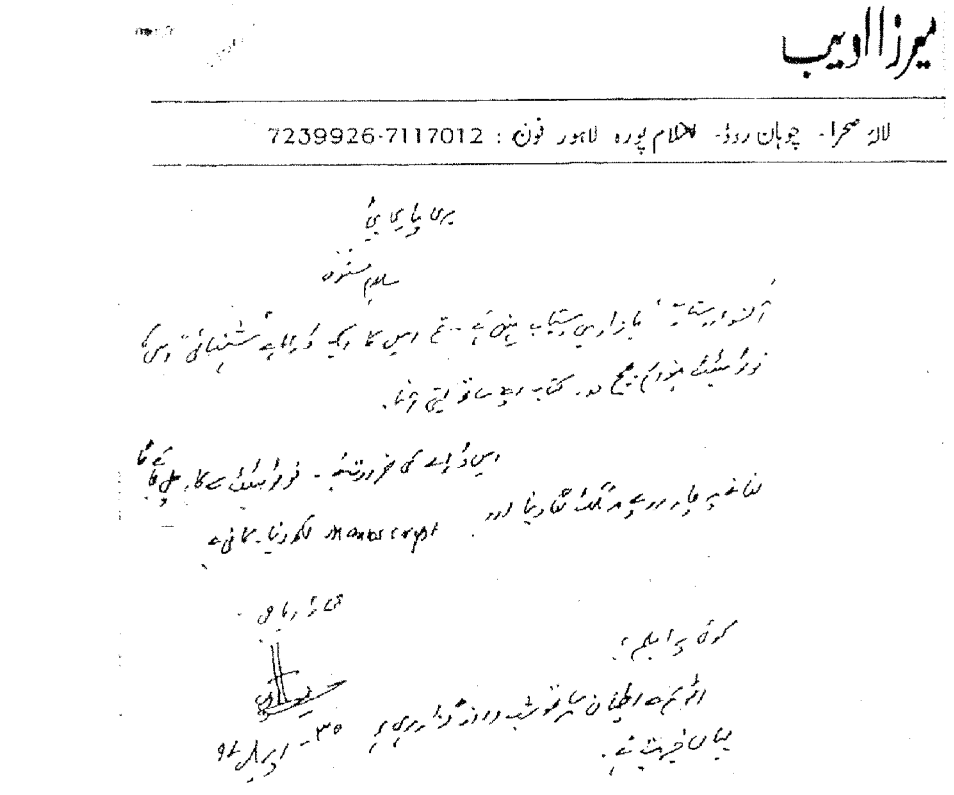

میرزاادیب

لالہ صحرا۔ چوہان روڈ۔ اسلام پورہ لاہور فون : 7239926-7117012

میرزاادیب

لالہ صحرا۔ چوہان روڈ۔اسلام پورہ،لاہور۔فون:7239926-7117012

میری پیاری بیٹی

سلام مسنون

''آنسواور ستارے'' بازار میں دستیاب نہیں ہے۔تم اس کا ایک ڈراما ہے''شہنائی'' اس کی فوٹو سٹیٹ بنوا کر بھیج دو۔کتاب اپنے ساتھ لیتی آنا۔

اس ڈرامے کی ضرورت ہے۔فوٹو سٹیٹ سے کام چل جائے گا لفافے پر چار روپے کا ٹکٹ لگا دینا اور Manuscirp لکھ دینا کافی ہے۔

تمہارا اباجی

میرزاادیب

۳۰ اپریل ۱۹۹۷ء

کوئی پرابلم؟

اللہ کرے اطمینان کے ساتھ شب وروز گزار رہی ہو۔یہاں خیریت ہے

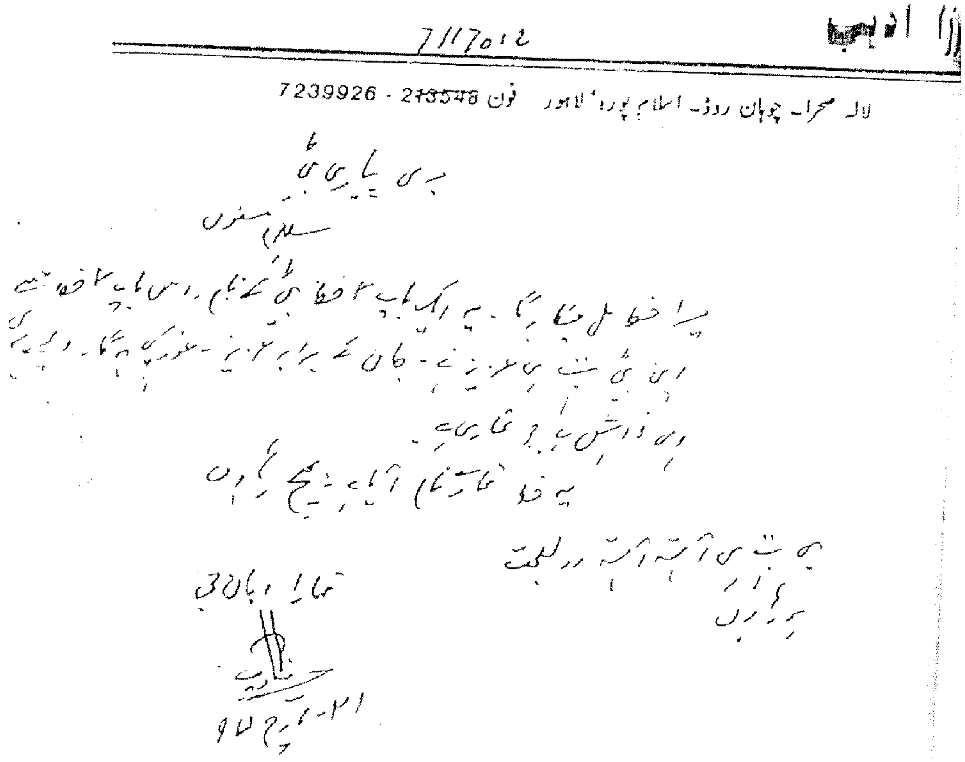

میرزاادیب
لالہ صحرا۔ چوہان روڈ۔اسلام پورہ، لاہور۔فون: 7239926-7117012
میری پیاری بیٹی
سلام مسنون

میرا خط مل چکا ہوگا۔ یہ ایک باپ کا خط بیٹی کے نام۔اس باپ کا خط جسے اپنی بیٹی بہت ہی عزیز ہے۔ جان کے برابر عزیز۔غور کیا ہوگا۔ ویسے میری وہی خواہش ہے جو تمہاری ہے۔
یہ خط تمہارے نام آیا ہے۔ بھیج رہا ہوں
میں بہت ہی آہستہ آہستہ روبصحت ہو رہا ہوں۔

تمہارا ابا جی
میرزاادیب
۲۱ مارچ ۱۹۹۳ء

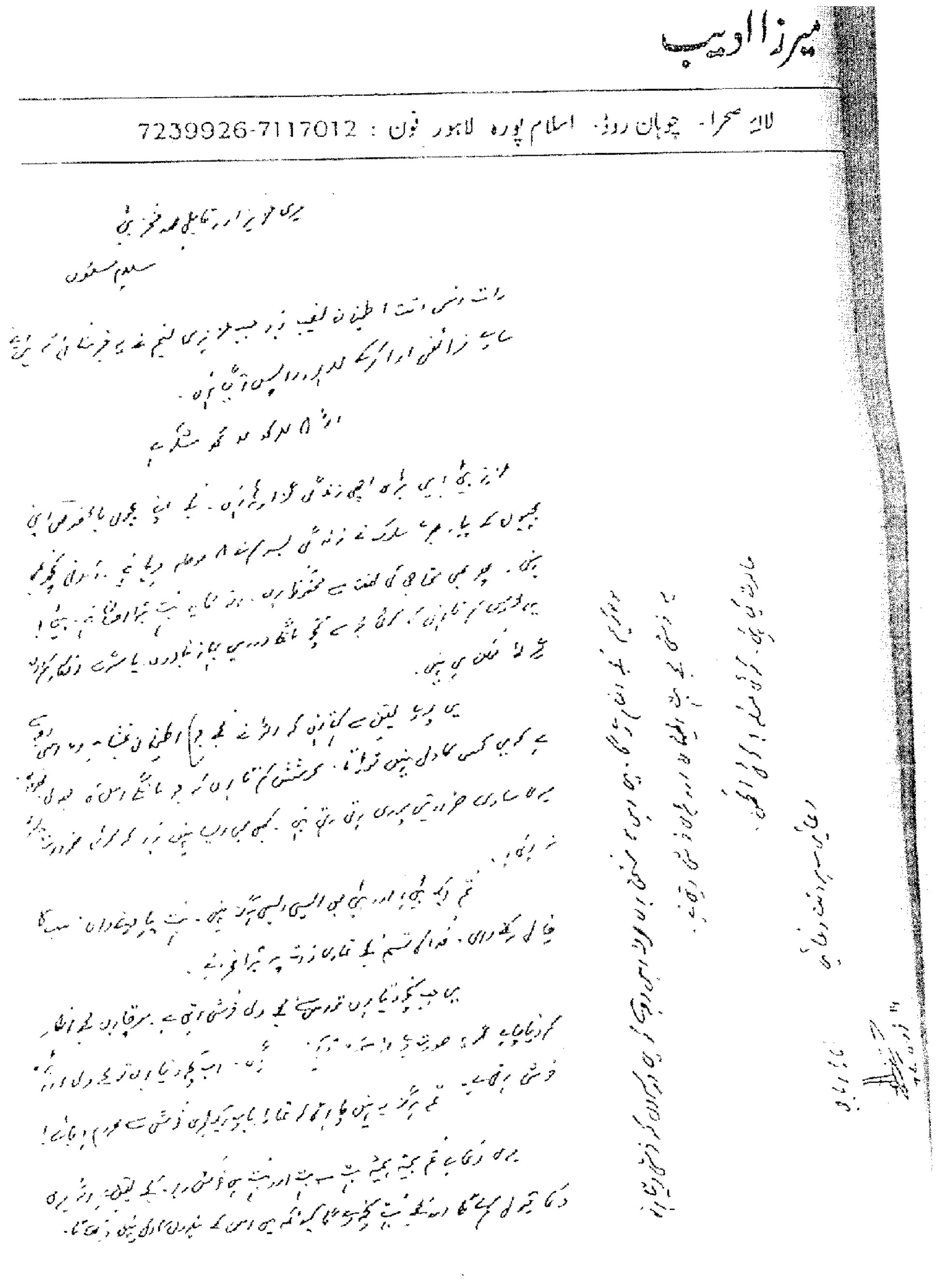

میرزا ادیب

لاڈ صحرا۔ چوہان روڈ۔ اسلام پورہ لاہور فون : 7239926-7117012

میری عزیز اور قابل صد فخر بیٹی

سلام مسنون

میرزا ادیب
لالہ صحرا۔ چوہان روڑ۔ اسلام پورہ، لاہور۔ فون: 7239926-7117012

میری عزیز اور قابلِ صد فخر بیٹی

سلام مسنون

رات اس وقت اطمینان نصیب ہوا جب عزیزی نسیم نے یہ خبر سنائی کہ میں اپنے سارے فرائض ادا کر کے لاہور واپس آ گیا ہوں

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے

عزیز بیٹی میں بڑی اچھی زندگی گزارر ہاہوں مجھے اپنے بچوں بالخصوص اپنی بچیوں کے پیار بھرے سلوک نے زندگی بسر کرنے کا حوصلہ دیا۔ آمدنی کچھ بھی نہیں۔ پھر بھی محتاجی کی لعنت سے محفوظ ہوں۔ اللہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے۔ بیٹی! میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی مجھ سے کچھ مانگے اور میں بہانہ کردوں یا سرے سے انکار کردوں۔ میرے لیے ممکن نہیں۔

میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ اللہ نے مجھے جو اطمینان بخشا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ میں کسی کا دل نہیں توڑتا۔ کوشش کرتا ہوں کہ جو مانگے اس کی جھولی بھردوں۔ میری ساری ضرورتیں پوری ہوتی رہتی ہیں کبھی بھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی ضرورت پوری نہ ہوئی ہو۔ تم ایک بیٹی بھی ایسی ویسی ہرگز نہیں۔ بہت پیار دینے والی۔ سب کا خیال رکھنے والی، خدا کی قسم مجھے تمہاری ذات پر بڑا فخر ہے۔

میں جب کچھ دیتا ہوں تو اس سے مجھے دلی خوشی ہوتی ہے۔ سوچتا ہوں مجھے انکار کر دینا چاہیے مگر یہ صورت میرے لیے سخت تکلیف دہ ہوگی۔ اب کچھ دیتا ہوں تو مجھے دلی اور بڑی خوشی ہوتی ہے۔

تم یہ ہرگز نہیں چاہوگی کہ تمہارا باپ ایک بڑی خوشی سے محروم ہوجائے۔ میری دعا ہے تم ہمیشہ بہت۔ بہت اور بہت ہی خوش رہو۔ مجھے یقین ہے۔ اللہ میری دعا قبول کرے گا اور مجھے بہت کچھ دے گا کیونکہ میں اس کے بندوں کا دل نہیں دکھاتا، مولا کریم مجھے انعام دے گا۔ میں اس کا مستحق ہوں یہ خوشی مجھے بہت اطمینان اور بڑی خوشی دیتی ہے۔

حالات کیا ہیں ___ کوئی مسئلہ ___ کوئی الجھن؟

دعائیں ___ ہر وقت دعائیں

تمہارا اباجی
میرزا ادیب
۱۶رفروری ۱۹۹۷ء

میرزا ادیب

لالہ صحرا- چوہان روڈ- اسلام پورہ' لاہور   فون 213548 - 7239926

میری نہایت ہی عزیز [illegible] بیٹی

سلام مسنون

میرا پہلا خط مل گیا ہوگا۔ خدا کرے تم نہایت خوش و خرم رہو۔

میری طبیعت نہ تو زیادہ خراب رہتی ہے اور نہ ہی صحت [illegible] بیماری [illegible]

[illegible]

گھر کی حالت ٹھیک ہے۔ [illegible]

[illegible]

مجھے [illegible] کا بہت فکر رہتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

یہاں سب خیر خیریت ہے۔ [illegible]

[illegible]

تمہارا

میرزا ادیب

میرزا ادیب
لالہ صحرا۔ چوہان روڈ۔اسلام پورہ، لاہور۔فون: 7239926-7117012
میری بہت ہی عزیز پیاری بیٹی
سلام مسنون

میرا پہلا خط مل گیا ہوگا۔ خدا کرے تم بہت بہت خوش وخرم رہو۔ میری طبیعت نہ تو زیادہ خراب رہتی ہے اور نہ میں صحت مند ہوں۔ اس کی ایک بنیادی وجہ تو عمر کا تقاضا ہے۔ کافی عمر گزار چکا ہوں اور پھر بڑی محنت کی ہے۔ دوسرے بوڑھوں کے مقابلے میں میری صحت بہتر ہے۔ سختیاں تو آتی رہتی ہیں۔ انسان کی قوت برداشت بھی وقت کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جاتی ہے۔ بہرحال ٹھیک ہوں۔تم بالکل بھی کسی صورت پریشانی کا اظہار نہ کیا کرو۔
مالی حالت ٹھیک ہے۔ ایک بات ہے۔فضول خرچی سے حتی الواسع اجتناب کیا کرو۔ ضرورت کی چیزیں ضرور خریدا کرو مگر ان چیزوں کو خریدنے کی ضرورت نہیں ہوتی جن کے بغیر بھی زندگی بہتر طور پر گزر سکتی ہے۔صبح شام کی سیر بہت ضروری ہے۔ اس میں ناغہ نہیں ہونا چاہیے۔ اپنے دوستوں سے خوشگوار تعلقات قائم رہنا چاہیں۔ کوئی بدسلوکی بھی کرتے تو اپنے رویے میں کوئی ناخوشگوار تبدیلی نہیں آنی چاہیے۔

یہاں سب خیر خیریت ہے۔ ملیحہ بچوں کے ساتھ ماڈل ٹاؤن میں ہے اور اس کی وہاں موجودگی ضروری بھی ہے۔ بیاہ کی تیاری کرنی ہے۔ملیحہ پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہیں۔ وقار رات کو یہیں آجاتا ہے۔

تمہارا ابو
میرزا ادیب
۷ دسمبر ۱۹۹۴ء

حوالہ جات:

(۱) نغمہ ادیب کے نام، میرزا ادیب کے خطوط غیر مطبوعہ ہیں اور محترمہ نغمہ ادیب کی ملکیت ہیں۔ ان میں سے تیرہ خطوط راقمہ کے پاس محفوظ ہیں۔
(۲) ڈاکٹر تحسین فراقی کے نام بھی میرزا ادیب کے خطوط موجود ہیں جو ڈاکٹر صاحب کی ذاتی لائبریری کی زینت ہیں۔
(۳) بانو قدسیہ، مکتوب بنام میرزا ادیب، مشمولہ، مشاہیر ادب کے خطوط ۔ میرزا ادیب کے نام، لاہور: مقبول اکیڈمی، ۲۰۱۳ء
(۴) تابش دہلوی، مکتوب بنام میرزا ادیب، حوالہ مذکورہ، ص ۷۷
(۵) حسرت کاسگنجوی، ڈاکٹر، مکتوب بنام میرزا ادیب، حوالہ مذکورہ، ص ۱۸۰

(۶) اشفاق احمد، مکتوب بنام میرزا ادیب، حوالہ مذکورہ، ص ۳۰۔۴۰
(۷) خاطر غزنوی، مکتوب بنام میرزا ادیب، حوالہ مذکورہ، ص ۱۲۷
(۸) خاطر غزنوی، مکتوب بنام میرزا ادیب، حوالہ مذکورہ، ص ۱۲۷
(۹) رشید امجد، ڈاکٹر، مکتوب بنام میرزا ادیب، حوالہ مذکورہ، ص ۱۲۷
(۱۰) مکتوب میرزا ادیب بنام نغمہ ادیب، غیر مطبوعہ
(۱۱) خطِ مذکورہ مضمون ہذا کے ساتھ لف کر دیا گیا ہے۔
(۱۲) خطِ مذکورہ مضمون ہذا کے ساتھ لف کر دیا گیا ہے۔
(۱۳) مذکور خط راقمہ کے پاس محفوظ ہے۔